(1)......"میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ایک جو شریعت والے ہوں۔دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو نبوت بلا واسطہ ملتی ہے۔اور کام وہ پہلی امتوں کا ہی کرتے ہیں۔جیسے سلیمان وزکریا اور یحییٰ علیہم السلام۔اور تیسرے وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔"(قول فیصل، مرزا بشیر الدین محمود انوار العلوم ج2 ص 277,276)



دوں گا۔اگر اس نے آپ کو یہ واقعہ بتا دیا تھا تو پھر آپ نے ایسی جرأت کیوں کی کہ جھوٹے اقوال کو میری طرف منسوب کیا۔اور اگر اس نے آپ سے یہ بیان نہیں کیا تو آپ مرزا یعقوب بیگ صاحب سے اس کا جواب دلوا دیں۔ممکن ہے آپ یہ کہہ کر ٹال دیں کہ خیر مرزا صاحب سے غلطی ہو گئی۔اور مجھ سے بھی سہو ہو گیا۔لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ کیا شرافت اس بات کی مقتضی نہیں کہ جو غلط الزام ڈاکٹر صاحب موصوف نے مجھ پر لگایا تھا۔اس کی تردید بھی اسی قلم سے کرتے جس سے انہوں نے حملہ کیا تھا۔اور اگر وہ سچے تھے تو میری تحریر پیش کرتے یا اگر خود سنا تھا تو حلف اٹھاتے۔لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس بات کو دبا گئے کہ خود آپ کے سامنے بھی وہ واقعہ بیان نہیں کیا تاکہ آپ بے فائدہ اپنے ٹریکٹ کے بہت سے صفحات کو اس فیصل شدہ مسئلہ کی بحث میں سیاہ نہ کرتے۔

خواجہ صاحب بار بار دلائل پر زور دیتے ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ دلائل کس چیز کا نام ہے۔ایک شخص جو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے معتمدین میں سے ایک معتمد کے طور پر پیش کرتا ہے۔ایک بات بیان کرتا ہے اور بیان ہی نہیں کرتا اس کا اعلان کرتا ہے اور پھر تحریر میں اعلان کرتا ہے لیکن جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ بات کس تحریر میں ہے یا کس تقریر میں ایسا بیان ہوا ہے تو وہ نہ تحریر پیش کرتا ہے اور نہ اپنی سماعت کی حلفی شہادت دیتا ہے۔اور اس کے دوست برابر اس غلط بیانی کو پھیلا رہے ہیں تو اب وہ کون سا طریق ہے جس سے فیصلہ ہو سکے؟ آپ ہی ان کو تین باتوں میں سے ایک پر مجبور کریں یا تو وہ میری تحریر پیش کریں یا اپنی سماعت کو حلف سے مؤکد کرکے (جیسی حلف حضرت مسیح موعودؑ نے تریاق القلوب میں لکھی ہے) شائع کریں یا یہ اعلان کریں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔میں اپنے بیان کو واپس لیتا ہوں۔اس کے سوا اور کون سا طریق فیصلہ ہے؟۔

میں پھر بڑے زور سے اعلان کرتا ہوں جیسا کہ پہلے متعدد بار اعلان کر چکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں۔لیکن نہ ایسا کہ وہ نئی شریعت لائے ہیں۔اور نہ ایسا کہ ان کو آنحضرت ﷺ کی اتباع کے بغیر نبوت ملی ہے۔اور ان معنوں سے آپ کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ہاں اگر حقیقی نبی کے یہ معنے ہوں کہ وہ نبی ہے یا نہیں تو میں کہوں گا کہ اگر حقیقی کے مقابلہ میں نقلی یا بناوٹی یا اسمی نبی کو رکھا جائے تو میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔بناوٹی نقلی یا اسمی نہیں مانتا۔میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ایک جو شریعت لانے والے ہیں دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔اور کام وہ پہلی امت کا ہی کرتے ہیں۔جیسے سلیمان، زکریا، یحیٰ علیہم السلام اور ایک



وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں۔اور نہ ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔اور سوائے آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گذرا کہ اس کی اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔لہٰذا اس قسم کی نبوت صرف اس کمل انسان کے اتباع میں ہی پائی جا سکتی تھی۔اس لئے پہلی امتوں میں اس کی نظیر نہیں۔اور اس امت میں سے بھی صرف مسیح موعود کو اس وقت تک یہ درجہ عطا ہوا ہے۔اور پہلی امتوں میں اس کی نظیر نہ ملنے کی یہ وجہ نہیں کہ پہلے حقیقی نبی آ سکتے تھے۔اس لئے ایسے نبی کی کوئی ضرورت نہ تھی۔بلکہ پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی ایسا استاد نہیں ہوا جس کی شاگردی میں نبوت مل سکے اس لئے پہلے نبیوں کی امت کے لوگ ایک حد تک پہلے نبی کی تربیت کے نیچے ترقی پاتے پاتے رک جاتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر نظر فرماتا تھا اور جن کو اس قابل پاتا کہ وہ نبی بن سکیں ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا اور براہ راست نبی بنا دیتا لیکن ہمارے آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے بلند مقام پر کھڑا کیا اور آپ نے استادی کا ایسا اعلیٰ درجہ حاصل کر لیا کہ آپ اپنے شاگردوں کو اس امتحان میں کامیاب کرا سکتے ہیں۔اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بعض لوگ خود ایم اے ہوتے ہیں لیکن ان کی لیاقت ایسی اعلیٰ نہیں ہوتی کہ ایم اے کی جماعت کو پڑھا سکیں اور بعض ایم اے ایسے لائق ہوتے ہیں اور ان کا علم اور درجہ استادی ایسا بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ ایم اے کی جماعت کو خوب پڑھا سکتے ہیں۔اسی طرح پچھلے نبیوں کی مثال سمجھ لو وہ اپنے اپنے رنگ میں کامل تھے بزرگ تھے نبی تھے۔لیکن ان میں سے ایک نے بھی آنحضرت ﷺ کی عظمت کے مقام کو نہیں پایا۔اس لئے ان کے مدرسہ کا آخری امتحان نبوت نہ تھا بلکہ ولایت تھا پھر نبوت بلا واسطہ موہبت سے ملتی تھی لیکن ہمارے آنحضرت ﷺ کو ایسا درجہ استادی ملا کہ آپ کے مدرسہ کو کالج تک بڑھا دیا گیا اور آپ کی شاگردی میں انسان نبی بھی بن سکتا ہے۔اور اگر آپ سے پہلے نبیوں میں سے کوئی ایسا استاد کامل ہو جاتا تو وہی خاتم النبیین ہوتا کیونکہ جس استاد کی شاگردی میں نبوت حاصل ہو سکتی ہو اس کے بعد کسی اور استاد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ نبوت کے بعد اور کوئی انعام نہیں۔اسی طرح اگر قرآن کریم سے پہلے کوئی اور کتاب ایسی کامل ہوتی کہ اس پر چل کر انسان نبی بن سکتا تو وہ دنیا کی آخری کتاب ہوتی۔کیونکہ اس کتاب کے بعد اور کسی کتاب کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ جو کتاب نبی بنا سکتی وہ کامل ترین کتاب ہوتی اور کامل ترین کے بعد اور کسی کتاب کی حاجت نہ تھی۔پس پہلے بلا واسطہ غیر تشریعی نبی اس لئے آتے تھے کہ اس وقت تک کوئی نبی خاتم النبیین ہونے کے لائق نہ تھا۔اور کوئی کتاب خاتم الکتب ہونے

(۲)......"اس جگہ یاد رہے کہ نبوت مختلف نوع پر ہے اور آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے۔ نمبر ۱: تشریعی نبوت، ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے۔ نمبر ۲: وہ نبوت جس کے لئے تشریعی یا حقیقی ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے۔ نمبر ۳: ظلی اور امتی نبی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند کیا گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا۔" (مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت، مرزا بشیر احمد ایم اے ص ۱۳۱، کلمۃ الفصل ص 113,112)



خوب سمجھتی تھیں کہ لا نبی بعدی کے وہی معنی ہیں جو خاتم النبیین کے ہیں لیکن آپ نے عوام الناس کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے فرمایا کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ مگر وائے قسمت مسلمانوں کی کہ جس ٹھوکر سے انکو ان کی مادر مشفق نے متنبہ کر دیا تھا انہوں نے اسی جگہ ٹھوکر کھائی۔

اس جگہ یہ یاد رہے کہ آجتک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے اوّل تشریعی نبوت جس کی دو موٹی مثالیں موسیٰؑ کی نبوت اور نبوت محمدیہ ہیں ایسی نبوت کو مسیح موعودؑ نے حقیقی نبوت کے نام سے پکارا ہے۔ دوئم وہ نبوت جس کے لئے تشریعی یعنی حقیقی ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ بلا واسطہ جناب باری تعالیٰ کی طرف سے ملے جیسے عیسیٰ یحییٰ داؤد سلیمان اور ذکریا علیہم السلام کی نبوتیں یہ لوگ گو موسیٰؑ کی شریعت کے پابند تھے اور ان کا مشن صرف تورات کی اشاعت تھا لیکن تاہم انہوں نے موسیٰؑ کی اتباع کی وجہ سے نبوت نہیں پائی کیونکہ تورات کی تعلیم بوجہ خصوصیات زمانی اور مکانی کے اس درجہ کی نہ تھی کہ اس پر کاربند ہونے کی وجہ سے کوئی شخص نبوت کا درجہ پا سکے بلکہ ایک حد تک تورات انسان کو چلاتی تھی اور پھر جسکو اللہ تعالیٰ نے نبوت کا درجہ دینا ہوتا تھا اسے براہ راست بلند کر کے نبوت عطا کی جاتی تھی ایسی نبوت حضرت مسیح موعودؑ کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے تیسری قسم نبوت کی ظلی نبوت ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ نہ تو انسان کوئی نئی شریعت لائے جس سے حقیقی نبی بنجاتا ہے جیسے موسیٰؑ اور نہ اُسے براہ راست نبوت ملی ہو جس سے مستقل نبی کہلاتا ہے جیسے عیسیٰ بلکہ ایک ایسے کامل انسان کی اتباع کی وجہ سے نبوت ملے جسکے قدم بقدم چلنا نبوت کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی نبوت نبی کریم صلعم سے پہلے ممکن نہ تھی کیونکہ آپ سے پہلے کوئی ایسا شخص نہ گذرا تھا جسکی کامل اتباع کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت مل سکے اور نہ قرآن کریم سے پہلے کوئی ایسی کتاب تھی جسپر پورے طور پر کاربند ہونے سے انسان نبوت کا درجہ حاصل کر سکے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حقیقی اور مستقل نبی تو ہوتے رہے مگر ظلی نبی کوئی نہ ہوا کیونکہ آپ سے پہلے دنیا میں کوئی کامل انسان موجود نہ تھا اور قرآن سے پہلے کوئی کامل کتاب نہ تھی مگر آپ کی آمد سے



مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا پس اب جو ظلی نبی ہوتا ہے وہ نبوت کی مہر کو توڑنے والا نہیں کیونکہ اسکی نبوت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ محمدؐ کی نبوت کا ظل ہے نہ کہ مستقل نبوت۔" اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض ایک نفس کا دھوکا ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ ظلی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلعم کی اتباع میں اسقدر غرق ہو جاوے کہ من تو شدم تو من شدی کے درجہ کو پالے ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع کمالات کو عکس کے رنگ میں اپنے اندر اترتا پائیگا حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھیگا کہ نبی کریم صلعم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائیگی تب جا کر وہ ظلی نبی کہلائیگا پس جب ظل کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر تمام انبیاءؑ کا اتفاق ہے تو وہ ناداں جو مسیح موعودؑ کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اسکے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر ٹھوکر لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں کیونکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرت صلعم کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے انکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جاویں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اسقدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ عیسیٰؑ کے لیئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ نبی کریمؐ کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنایا جاتا۔ داؤد و سلیمانؑ کے لیئے یہ ضروری نہ تھا کہ انکو نبی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات سے پورا حصہ لے لیتے اور پھر میں تو یہ بھی کہوں گا کہ موسیٰؑ کے لیئے بھی یہ ضروری نہ تھا

(۳)......''انبیاء علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نمبر ا: تشریعی۔ نمبر ۲: غیر تشریعی۔ پھر غیر تشریعی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نمبر ا: براہ راست نبوت پانے والے۔ نمبر ۲: نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت کے حاصل کرنے والے۔۔۔۔۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش تر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے۔'' (مباحثہ راولپنڈی ص 185)



# جماعت احمدیہ کا تیسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

## نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ا:۔ انبیاء علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) تشریعی (۲) غیر تشریعی۔ پھر غیر تشریعی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) براہ راست نبوت پانے والے (۲) نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت کے حاصل کرنے والے۔

یہ ہر قسم کے نبی نبی ہیں۔ تشریعی ہوں۔ یا غیر تشریعی۔ براہ راست ہوں یا غیر تشریعی اتباع سے فیض نبوت پانے والے ہوں جنہیں امتی نبی اور مجازی نبی بھی حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیشتر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے۔ کیونکہ کوئی نبی مقام خاتم الانبیاء کو حاصل نہ کر چکا تھا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد براہ راست نبوت کا دروازہ بند کر کے اس کی اتباع میں یہ مقام جاری کر دیا جائے۔ یہ فخر صرف حضرت سرور کائنات صلعم کو بخشا گیا۔ کہ آپ کا امتی آپ کی پیروی سے مقام نبوت بھی پا سکے۔

۲۔ مجازی۔ ظلی۔ بروزی یہ اصطلاحات حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں۔ اور اس لیئے کہ دوسرے لوگ حضرت کے دعوے نبوت سے یہ نتیجہ نہ اخذ کریں۔ کہ حضور آنحضرت صلعم سے علیحدہ ہو کر اور قرآنی شریعت کو چھوڑ کر ادعاء فرما رہے ہیں۔ اس وہم کے ازالہ کے لئے یہ تمام اصطلاحیں ذکر کی گئی ہیں۔ ان سے نبوت کی نفی مراد نہیں۔ بلکہ طریق حصول نبوت سے آگاہ کرنا مدنظر ہے۔ ورنہ حضرت اقدس کے الہامات میں بالاتفاق نبی اور رسول کے لفظ بغیر کسی ظلی۔ مجازی یا بروزی کی قید کے استعمال ہوئے ہیں۔

کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہوگا۔ کہ آج حضرت کے ماننے کا دعوے کرنے والے محض

(4) دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی گزرے ہیں جن میں شریعت لانے والے رسول صرف 315 تھے۔ (ختم نبوت کی حقیقت صفحہ 106)



## ہر نبی کے لئے نئی شریعت کا لانا ضروری نہیں!

باقی اگر **بالفرض** (اور مَیں یہ بات پھر صرف فرض کے طور پر کہہ رہا ہوں) امام شعرانی کا ذاتی خیال یہی تھا کہ نبی وہی ہوتا ہے جو نئی شریعت لائے تو یہ خیال کسی طرح درست نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید صریح الفاظ میں فرماتا ہے کہ:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (اور پھر فرماتا ہے) اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا ۔

(سورۂ بقرہ آیت ۸۸ وسورۂ مائدہ آیت ۴۵)

''یعنی ہم نے موسیٰ پر کتاب نازل کی اور پھر موسیٰ کے بعد اس کی اتباع میں پے در پے رسُول بھیجے ............ اور ہم نے موسیٰ پر توراۃ اُتاری تھی جس میں بنی اسرائیل کے لئے ہدایت اور نُور تھا اور اسی کی شریعت کو تسلیم کر کے اور اسی کی ہدایت کے مطابق موسیٰ کے بعد آنے والے نبی یہودی قوم میں دینی مسائل کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔''

یہ ایک بالکل واضح اور صریح آیت ہے جس کے مفہوم کے متعلق کسی شک کی گنجائش نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی بہت سی دُوسری آیات بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں اور حدیث سے بھی اسی کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ دُنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی گزرے ہیں جن میں سے شریعت لانے والے رسُول صرف تین سو پندرہ تھے (مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۳۵۲ (اور پھر واقعات کی

(5) نبوت تین قسم کی ہے، اصولاً تمام انبیاء ان تین اقسام میں سے کسی ایک قسم سے تعلق رکھنے ہیں (ختم نبوت کی حقیقت صفحہ 13)



اس کی وجہ یہی ہے کہ جہاں اسرائیلی نبی گویا باہر سے لائے ہوئے باغبان تھے جو حضرت موسیٰؑ کے باغ کی نگرانی کے لئے مقرر کر دیئے گئے وہاں خدا کے فضل و رحمت سے سلسلہ احمدیہ کا بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی شاگرد اور آپؐ ہی کا رُوحانی فرزند اور آپؐ ہی کا ظِل تھا۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود یعنی بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ میں آنحضرت صلعم کے ساتھ وہ والہانہ عشق نظر آتا ہے جس کی مثال کسی دُوسری جگہ نہیں ملتی۔ اور یقیناً ہر وہ شخص جو ایک طرف آپؑ کی کُتب کا مطالعہ کرے گا اور اس کے مقابل پر انجیل میں حضرت موسیٰؑ کے متعلق حضرت عیسیٰؑ کے اقوال وغیرہ پڑھے گا اس پر ہمارے اِس دعویٰ کی صداقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگی۔ مثال کے طور پر حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں کس وارفتگی کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیر الورٰی یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مَہ لقا یہی ہے
دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں — قرآں کے گرد گھُوموں کعبہ مِرا یہی ہے

## نبوّت کی اقسام کا اصطلاحی نام

الغرض نبوّت تین قسم کی ہے، اور گو جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے مختلف نبیوں میں بھی مدارج کا فرق ہوتا ہے۔لیکن اُصولاً تمام نبی ان تینوں قسموں کی نبوّت میں سے ہی کسی نہ کسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں:۔